سوال

(247) قربانی کے ایام چار ہیں 13،12،11،10 ذی الحجہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کتنے دنوں تک کرنی جائز ہے؟ (سائل: انتظامیہ مسجد چینیانوالی لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے ایام چار (13،12،11،10 ذی الحجہ) ہیں، کیونکہ قرآن مجید میں گنتی کے جن دنوں میں قربانی کے جانوروں پر تکبیر پڑھ کر ذبح کرنے کا ذکر ہے، انہی کو ایام معدودات اور ایام معلومات کہا گیا ہے۔ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ ان دونوں سے یوم النحر اور ایام تشریق 13،12،11 ذی الحجہ مراد ہیں۔

(قال ابن عباس الایام المعدودات ایام التشریق اربعة ایام: یوم النحر وثلاثة بعدہ وروي عن ابن عمر وابن الزبیر وابی موسیٰ مثل ذالک) (تفسیر ابن کثیر: ج1 ص245، طبع جدید ص 263)

"کہ گنتی کے چند دنوں سے مراد ایام تشریق، یعنی 10 ذی الحجہ اور تین دن اس کے بعد ہیں، یعنی 13،12،11۔ ابن عمر، ابن زبیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنھم سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ٢٨ ... سورة الحج

"اور ایام معلومات میں اللہ کا نام لے کر اپنی قربانیاں ذبح کریں۔" "ان ایام معلومات سے بھی ایام تشریق کے چار دن مراد ہیں۔"

(عن ابن عباس الایام المعلومات یوم النحر وثلاثہ ایام بعدہ) (تفسیر ابن کثیر: ج3 ص217، طبع جدید 240)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایام معلومات سے ایام تشریق مراد ہیں۔ یعنی یوم النحر اور تین دن اس کے بعد۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

شرح المهذب میں ہے :

(اتفق العلماء ان الایام المعدودات ہی ایام التشریق وہی ثلاثۃ بعد یوم النحر) (شرح المہذب ج 9 ص 381 وہدایۃ اخیرین ص 446)

یعنی احناف سمیت تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں، یعنی 10 ذی الحجہ اور اس کے بعد تین دن 11،12،13 ہیں۔

پس جب یہ ثابت ہو چکا کہ 10 ذی الحجہ کے علاوہ ایام تشریق تین دن 11،12،13 ہیں تو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ متعدد مرفوع اور موقوف احادیث کے مطابق سارے ایام تشریق قربانی کے دن ہیں، جن میں قربانی کی جا سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے :

1۔ (قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل فجاج منیٰ منحر وکل ایام التشریق ذبح۔ اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ) (موارد الظمان الی زوائد ابن حیان : ص 249)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منیٰ کی ہر گلی قربان گاہ ہے اور سارے ایام تشریق (10،11،12،13 ذی الحجہ) میں قربانی ذبح کرنا جائز ہے۔"

2۔ (عن سلیمان بن موسیٰ عن نافع بن جبیر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایام التشریق کلہا ذبح) (التعلیق المغنی علی الدار قطنی : ج 4 ص 284)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔"

اعتراض : ۔۔۔ حافظ ابن قیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ اس کے راوی عبدالرحمٰن بن ابی حسین کی حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

جواب : امام بیہقی نے معرفۃ السنن میں اس انقطاع کا ذکر نہیں کیا۔ رواہ البیہقی فی المعرفۃ ولم یذکر فیہ انقطاعا۔ (التعلیق المغنی : ج 4 ص 284)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

(وحجۃ الجمہور حدیث جبیر بن مطعم رفعہ، کل فجاج منیٰ منحر وکل ایام التشریق ذبح اخرجہ احمد لکن فی اسنادہ انقطاع ووصلہ الدار قطنی ورواتہ ثقات) (فتح الباري شرح صحيح البخاري : ج 10 ص 6)

کہ جمہور اہل علم کی دلیل حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "سارے ایام تشریق میں قربانی کی جا سکتی ہے، مگر یہ حدیث منقطع ہے، تاہم امام دار قطنی نے اس کو متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں، لہذا انقطاع ختم شد۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں کہ جب امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے تو پھر انقطاع کا اعتراض درست نہیں۔ (نیل الاوطار : ج 5 ص 142)

خود حافظ ابن قیم نے اس حدیث کو ذرا مختلف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ایک جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور دوسرے اسامہ بن زید عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور اسامہ بن زید والی سند کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(قال یعقوب بن سفیان ان اسامۃ بن زید عند اہل المدینۃ ثقۃ مامون) (زاد المعاد : ج 1 ص 247 ومرعاۃ المفاتیح : ج 3 ص 364)

اسی مفہوم کی احادیث مسند بزار اور سنن بیہقی وغیرہ میں بھی مروی ہیں۔ اور اسی طرح ابن عدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

سے بھی ایسی دو حدیثیں روایت کی ہیں مگر یہ دونوں ضعیف ہیں۔

خلاصہ کلام :

یہ کہ صحیح ابن حبان کی حدیث کے علاوہ باقی احادیث کی اسناد پر سخت جرح ہے مگر چونکہ اسناد متعدد ہیں جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں، لہذا بحیثیت مجموعی یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اور اس سے استدلال بلاشبہ درست ہے۔

امام ابن حجر ہیثمی اور امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

(والحاصل ان للحديث طرقا يقوي بعضها بعضا فهو حسن يحتج به) (مرعاۃ المفاتیح : ج 3 ص 264 و نیل الاوطار : ج 5 ص 142)

پس یہ حسن حدیث حجت ہے اور فصل خصومات میں قابل استدلال ہے۔

حضرت علی، ابن عباس، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم تابعین میں سے امام عطاء، حسن بصری، سلیمان بن موسیٰ، عمر بن عبدالعزیز، مکحول، داؤد ظاہری، امام اوزاعی، امام شافعی اور امام ابن تیمیہ کے بقول امام احمد رحمہ اللہ علیہم ایک قول کے مطابق اسی کے قائل ہیں کہ سارے ایام تشریق میں قربانی کرنی جائز ہے۔ (شرح المہذب : ج 8 ص 390، نووی : ج 2 ص 153، زادالمعاد : ج 1 ص 246، مرعاۃ : ج 3 ص 264)

امام ابن تیمیہ کا فیصلہ :

(آخر وقت ذبح الاضحية آخر ايام التشريق وهو مذهب الشافعي واحد قولي احمد۔ اختيارات ابن تيميه) (بحوالہ الاعتصام : 28 فروری 1969ء)

کہ قربانی ذبح کرنے کا آخری وقت ایام تشریق کا آخری دن 13 ذی الحجہ ہے، یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

(ان الراجح فى ذالك مذهب الشافعى وهوان وقت الاضحيه من يوم النحر الى آخر ايام التشريق) (تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 245 و بہ قال الشافعی لحدیث جبیر رواہ احمد و ابن حبان و تفسیر ابن کثیر ج 3 ص 223)

اس مسئلہ میں راجح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایام تشریق کے آخری دن 13 ذی الحجہ تک قربانی جائز ہے۔ اور 12 ذی الحجہ کے قائلین کے پاس ایک ضعیف حدیث بھی موجود نہیں۔ سوائے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک قول کے۔ (حاشیہ نمبر 9 ہدایہ اخیرین ص 446 الدرایۃ لابن حجر ہامش الہدایۃ ص 446)

اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ کہ 12 ذی الحجہ تک قربانی کرنے پر امت کا اجماع ہے یہ دعویٰ بھی درست نہیں، کیونکہ حضرت علی ابن عباس، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، امام عطاء، حسن بصری، مکحول، اوزاعی، امام شافعی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ اس اجماع کے خلاف ہیں لہذا اجماع کا دعویٰ کیسا؟ خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا احادیث اور امام شافعی رحمہ اللہ، جمہور علمائے اسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے مطابق قربانی کے ایام چار ہیں اور 13 ذی الحجہ تک قربانی کرنا بلاشبہ درست اور جائز ہے، منع کی کوئی مرفوع حدیث مجھے نہیں ملی۔

هذا ما عندي والله تعالىٰ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص617

محدث فتویٰ